سیرتِ نبی رحمتِ دو عالم ﷺ پر
معروف ترین و قدیم ترین مستند کتاب کا اُردو ترجمہ

سیرت النبی ﷺ

اِبنِ ہشام



تالیف

محمد اسحاق بن یسار المطلبی المدنی
المتوفی ۱۵۱ھ

ابو محمد عبد الملک بن ہشام المعافیری
المتوفی ۲۱۸ھ

مترجم

مولانا قطب الدین احمد صاحب محمودی



اسلامی کُتب خانہ

وَمَا اَرۡسَلۡنَاكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡنَ

سیرتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بیش بہا خزانہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابنِ ہشام

حصہ اوّل

مُصنّف

محمد عبدالملک ابنِ ہشام

مُترجم

مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی (کاملِ تفسیر)

سابق لکچرار چاؤگھاٹ کالج بلدہ

ناشر

اسلامی کتب خانہ
فضل الٰہی مارکیٹ
چوک اُردو بازار، لاہور
فون : 042 - 7223506

کتاب کی کتابت کے حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	....	سیرت ابن ہشام (حصہ اوّل)
مصنف	....	محمد عبدالملک ابن ہشام
مترجم	....	مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی (کامل تفسیر) سابق لکچرار چاؤگھاٹ کالج بلدہ
ناشر	....	حاجی ممتاز احمد (اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)
مطبوعہ	....	لعل سٹار پرنٹرز

کہ ان میں کے چند نو جوانوں کو گرفتار کر لیں جنہوں نے اسلام اختیار کر لیا تھا۔ انہیں میں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی تھے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ ہشام کا بھائی ولید بن ولید بن المغیرہ نے اسلام اختیار کر لیا تھا۔ راوی نے کہا۔ پس ان لوگوں نے ہشام کی بدمعاشی سے ڈر کر اس سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں ان نو جوانوں کو سرزنش کریں جنہوں نے یہ نیا دین ایجاد کر رکھا ہے۔ ان کے سوا دوسروں پر بھی اس کے اثر پڑنے کا ہمیں خوف ہے۔ ہشام نے کہا کہ یہ بات تو تم پر لازم ہے ضرور اس کو سرزنش کرو لیکن خبردار اس کی جان لینے سے اپنے کو بچاؤ پھر اس نے یہ شعر بھی کہا۔

اَلَا لَا یُقْتَلَنَّ اَخِیْ عُمَیْسٍ[1] فَیَبْقٰی بَیْنَنَا اَبَدًا تَلَاحِیْ

خبردار! میرے بھائی عمیس کو قتل نہ کرنا اور نہ ہمارے درمیان ہمیشہ دشمنی رہے گی۔

اس کی جان لینے سے بچو۔ پھر اس نے اللہ کی قسم بھی کھائی کہ اگر تم نے اس کو قتل کیا تو میں تم میں کے بہترین شخص کو قتل کر ڈالوں گا راوی نے کہا کہ پھر تو سبھی نے کہا کہ اس پر اللہ کا غضب ہو۔ اس خبیث کے مقابلے کی کون جرأت کرے۔ خدا کی قسم! اگر وہ ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا تو ضرور وہ ہمارے بہترین شخص کو قتل کر دے گا۔ پس انہوں نے ولید بن ولید کو چھوڑ دیا اور ان کے خیال سے باز رہے۔ راوی نے کہا کہ ان اسباب میں سے یہ چند تھے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی حفاظت کی۔

حبشہ کی سرزمین کی جانب (مسلمانوں کی) پہلی ہجرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ راوی نے کہا کہ ہم سے ابو محمد عبدالملک ابن ہشام نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے زیاد بن عبداللہ البکائی نے بیان کیا اور انہوں نے محمد بن اسحٰق المطلبی سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے اصحاب بلاؤں کا نشانہ بن رہے ہیں اور خود آپ اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق کے سبب اور آپ کے چچا ابو طالب کے سبب سے ان آفتوں سے محفوظ ہیں اور یہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان بلاؤں سے جن میں وہ مبتلا ہیں۔ آپ ان کی محافظت بھی نہیں فرما سکتے تو آپ نے ان سے فرمایا:

لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی اَرْضِ الْحَبْشَةِ فَاِنَّ بِهَا مَلِکًا لَا یُظْلَمُ عِنْدَهٗ اَحَدٌ وَهِیَ اَرْضُ صِدْقٍ حَتّٰی یَجْعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ فَرَجًا مِّمَّا اَنْتُمْ فِیْهِ۔

---

[1] (الف) میں عیس ہے اور (ب) میں عمیس ہے اور (ج د) میں عیش ہے۔ (احمد محمودی)

''اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کو چلے جاؤ (تو بہتر ہو) کہ وہاں کے بادشاہ کے پاس کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا اور وہ سچائی والی سرزمین ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان آفتوں سے جن میں تم ہو کوئی کشائش پیدا کردے''۔

آپ کے اس فرمانے پر آپ کے صحابیوں میں سے بہت سے مسلمان فتنوں کے ڈر سے سرزمین حبشہ کی جانب نکل کھڑے ہوئے کہ اپنے دین کو لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلے جائیں اور یہ پہلی ہجرت تھی جو اسلام میں ہوئی۔

بنی امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب ابن لوی بن غالب بن فہر میں کا پہلا شخص جو مسلمانوں میں سے ہجرت کے لئے نکلا وہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ تھے اور آپ کے ساتھ آپ کی بی بی رقیہ۔

اور بنی عبدشمس بن عبدمناف میں سے ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بھی تھے۔ جن کے ساتھ ان کی بیوی سہلہ بنت سہیل بن عمرو بھی تھیں۔ یہ بنی عامر بن لوی میں کی ایک فرد تھی سرزمین حبشہ میں سہلہ سے ان کے ایک لڑکا محمد بن ابی حذیفہ ہوا۔

اور بنی اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی میں سے زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد تھے۔

اور بنی عبدالدار بن قصی میں سے مصعب بن عمر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار۔

اور بنی زہرۃ بن کلاب میں سے عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدالحرث ابن زہرہ۔

اور بنی مخزوم بن یقظہ بن مرہ میں سے ابوسلمۃ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور ان کے ساتھ ان کی بی بی ام سلمہ بنت ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔

اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص بن کعب میں سے عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔

اور بنی عدی بن کعب میں سے عامر بن ربیعہ جو آل خطاب کے حلیف تھے جو عز بن وائل کے قبیلے میں سے تھے۔ اپنی بیوی لیلیٰ بنت ابی حشمہ بن غانم بن عبداللہ بن عوف بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب کے ساتھ۔

اور بنی عامرہ بن لوی میں سے ابوسبرہ بن ابی رہم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر۔

بعض کہتے ہیں (کہ ابوسبرہ نہیں) بلکہ ابوحاطب بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر۔

بعض کہتے ہیں کہ وہ پہلے شخص تھے جو وہاں پہنچے اور بنی الحرث بن فہر میں سے سہیل بن بیضاء جن کا نام سہیل بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن الحرث تھا مجھے جو خبر پہنچی ہے اس کے لحاظ سے یہ دس آدمی تھے جو مسلمانوں میں سے سرزمین حبشہ کی جانب چلے گئے تھے۔ ابن ہشام نے کہا کہ ان سب کے صدر عثمان بن مظعون تھے جس کا ذکر مجھ سے بعض اہل علم نے کیا ہے۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ اس کے بعد جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نکلے اور مسلمان یکے بعد دیگرے جاتے رہے یہاں تک کہ سرزمین حبشہ میں سب کے سب جمع ہو گئے اور وہیں رہنے لگے۔ ان میں سے بعض تو ایسے تھے جو اپنے گھر والوں کو ساتھ لے گئے تھے اور بعض ایسے تھے جن کے ساتھ ان کے گھر والے نہیں تھے۔

اور بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر میں سے جعفر بن عبدالمطلب بن ہاشم تھے جن کے ساتھ ان کی بیوی اسماء بنت عمیس بن النعمان بن کعب بن مالک بن قحافۃ بن خثعم جن سے سرزمین حبشہ میں ان کے ایک لڑکا عبداللہ بن جعفر پیدا ہوا۔

اور بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف میں سے عثمان بن عفان بن ابی العاص ابی امیہ بن عبد شمس جن کے ساتھ ان کی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمرو بن سعید بن العاص بن امیہ' جن کے ساتھ ان کی بیوی فاطمہ بنت صفوان بن امیہ بن محرث بن خمل بن شق بن رقبہ بن مخاج الکنانی اور ان کے بھائی خالد بن سعید بن العاص بن امیہ جن کے ساتھ ان کی بیوی امینہ بنت خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن خثعمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو جو بنی خزاعہ میں سے تھے۔

ابن ہشام نے کہا کہ بعض نے ہمینہ بنت خلف بھی کہا ہے۔ ابن اسحٰق نے کہا کہ سرزمین حبشہ میں ان سے سعید بن خالد اور امۃ بنت خالد پیدا ہوئے۔ امۃ بعد میں زبیر بن العوام کے نکاح میں آئیں اور ان سے عمرو بن الزبیر اور خالد بن الزبیر پیدا ہوئے۔

اور ان کے حلیفوں بنی اسد بن خزیمہ میں سے عبداللہ بن جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد اور ان کے بھائی عبیداللہ بن جحش جن کے ساتھ ان کی بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ اور قیس بن عبداللہ جو بنی اسد بن خزیمۃ میں کے ایک شخص تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی برکہ بنت یسار ابوسفیان بن حرب بن امیہ کی لونڈی تھیں اور معیقیب بن ابی فاطمہ اور یہ سب سعید بن العاص کے متعلقین سات آدمی تھے۔

ابن ہشام نے کہا۔ معیقیب قبیلہ دوس کے تھے۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ بنی عبد شمس بن عبد مناف میں سے دو شخص ابو حذیفۃ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس اور

ابو موسیٰ اشعری جن کا نام عبداللہ بن قیس تھا جو عتبہ بن ربیعہ والوں کے حلیف تھے۔

اور بنی نوفل بن عبد مناف میں سے ایک شخص عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب بن مالک بن الحارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان جوان کا حلیف تھا۔

اور بنی اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی میں سے چار شخص زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد اور الاسود بن نوفل بن خویلد بن اسد اور یزید بن زمعۃ بن الاسود ابن المطلب بن اشد اور عمرو بن امیۃ بن الحرث بن اسد۔

اور بنی عبد بن قصی میں سے ایک شخص طلیب بن عمیر بن وہب ابی کثیر ابن عبد۔

اور بنی عبد دار بن قصی میں سے پانچ شخص مصعب بن عمیر بن ہشام بن عبد مناف بن عبدالدار اور سویبط بن سعد بن حرملۃ بن مالک بن عمیلۃ بن السباق بن عبدالدار اور جہم بن قیس بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار اور ان کے ساتھ ان کی بیوی ام حرملہ بنت عبدالاسود بن خزیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضۃ بن سبیع بن خثعمۃ بن سعد بن ملیح بن عمرو۔خزاعہ میں کا اور ان کے دو بچے عمر بن جہم اور خزیمۃ بنت جہم اور ابوالروم بن عمیر بن ہاشم ابن عبد مناف بن عبدالدار اور فراس بن النضر بن الحراث بن کلدۃ بن علقمہ بن عبد مناف بن عبدالدار۔

اور بنی زہرہ بن کلاب میں سے چھ شخص عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن الحرث بن زہرہ اور عامر بن ابی وقاص اور ابو وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ اور مطلب بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن الحرث بن زہرہ ان کے ساتھ ان کی عورت رملۃ بنت ابی عوف بن ضبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم جس سے سر زمین حبشہ میں عبداللہ بن المطلب پیدا ہوئے۔

اور بنی ہذیل میں کے ان کے حلیفوں میں سے عبداللہ بن مسعود بن الحرث بن شمخ بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہلہ بن کاہل بن الحرث بن تمیم بن سعد بن ہذیل اور ان کے بھائی عتبہ بن مسعود۔

اور بنی بہراء میں سے المقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعۃ بن ثمامۃ بن مطرود بن عمرو بن سعد بن زہیر بن ثور بن ثعلبۃ بن مالک بن الشرید بن ہزل بن فائش بن دریم بن القین بن اہود بن بہراء بن عمرو بن الحاف ابن قضاعۃ۔

ابن ہشام نے کہا کہ بعضوں نے ہزل بن فاس بن ذر ودہیر بن ثور کہا ہے۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ وہ مقداد بن الاسود بن عبد یغوث بن عبد مناف ابن زہرہ کہلاتے تھے اور یہ اس لئے کہ اس نے انہیں جاہلیت میں متبنیٰ بنالیا تھا اور اس سے معاہدہ کیا تھا۔

اور بنی تیم بن مرہ میں سے دو شخص الحرث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم اور ان کے

ساتھ ان کی بیوی ربطہ بنت الحرث بن حبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم جس سے سرزمین حبشہ میں موسیٰ بن الحرث اور زینب بنت الحرث اور فاطمہ بنت الحرث پیدا ہوئے اور عمرو بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم۔

اور بنی مخزوم بن یقظۃ بن مرہ میں سے آٹھ شخص ابوسلمۃ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور ان کے ساتھ ان کی بیوی ام سلمہ بنت ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم جس سے سرزمین حبشہ میں زینب بنت ابی سلمۃ پیدا ہوئی اور ابوسلمہ کا نام عبداللہ تھا اور ام سلمہ کا نام ہند تھا اور شماس بن عثمان بن عبدالشرید بن سوید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم۔

ابن ہشام نے کہا کہ شماس کا نام عثمان تھا اور ان کا نام شماس اس لئے مشہور ہو گیا تھا کہ شماسہ[1] میں سے ایک شماس جاہلیت کے زمانے میں مکہ آیا تھا اور وہ بہت خوب صورت تھا۔ لوگ اس کی خوب صورتی (دیکھ کر) دنگ رہ گئے تو عتبہ بن ربیعہ نے جو شماس کا ماموں تھا کہا کہ میں اس سے (بھی) زیادہ خوب صورت شماس کو لاتا ہوں اور اپنے بھانجے عثمان بن عثمان کو لے آیا تو ان کا نام بھی شماس مشہور ہو گیا۔ اس کا ذکر ابن شہاب وغیرہ نے کیا ہے۔

ابن اسحٰق نے کہا اور ہبار بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ ابن عمرو بن مخزوم اور ان کے بھائی عبداللہ بن سفیان اور ہشام بن ابی حذیفہ ابن المغیرۃ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور سلمہ بن ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ ابن عمر بن مخزوم اور عیاس بن ابی ربیعہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور ان کے حلیفوں میں سے معتب بن عوف بن عامر بن الفضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعہ میں کا اور یہی وہ شخص ہے جس کو عیہامہ کہا جاتا تھا۔

ابن ہشام نے کہا کہ بعض کے خیال کے موافق حبشیہ بن سلول وہ شخص ہے جس کو معتب بن حمراء کہا جاتا تھا۔

اور بنی جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب میں سے گیارہ شخص عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح اور ان کا بیٹا السائب بن عثمان اور ان کے دونوں بھائی قدامہ بن مظعون اور عبداللہ بن مظعون اور حاطب بن الحرث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح اور ان کے ساتھ ان کی بیوی فاطمہ بنت المجلل بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور ان کے دونوں بیٹے محمد بن حاطب اور

---

[1] راہبوں کو شماسہ کہتے تھے اس لئے کہ وہ اپنے جسم کو تکلیف دینے کے لئے دھوپ میں بیٹھا کرتے تھے۔ شمس آفتاب کو بھی اور دھوپ کو بھی کہتے ہیں (احمد محمودی)

الحرث بن حاطب یہ دونوں بھی المجلل کی بیٹی ہی سے تھے اور ان کا بھائی خطاب بن الحرث ان کے ساتھ ان کی بیوی فکیہہ بنت یسارہ اور سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح اور ان کے ساتھ ان کے دونوں بیٹے جابر بن سفیان اور جنادہ ابن سفیان اور ان کے ساتھ ان کی بیوی حسنہ جو ان دونوں کی ماں تھی اور ان دونوں کا مادری بھائی شرحبیل بن حسنہ جو بنی غوث میں کا تھا۔

ابن ہشام نے کہا کہ شرحبیل بن عبداللہ بنی غوث بن مر میں کا ایک شخص جو تیم بن مر کا بھائی تھا۔

ابن اسحٰق نے کہا اور عثمان بن ربیعہ بن اہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح۔

اور بنی سہم بن عمر بن ہصیص بن کعب میں کے چودہ شخص خنیس بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور عبداللہ بن الحرث قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور ہشام بن العاص بن الوائل بن سعید بن سہم۔

ابن ہشام نے کہا العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم۔

ابن اسحٰق نے کہا۔ اور قیس بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور ابو قیس بن الحرث بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور الحرث بن الحرث بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور معمر بن الحرث بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور بشر بن الحرث ابن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور ان کا ایک مادری بھائی بنی تمیم میں کا جس کو سعید بن عمرو کہا جاتا تھا اور سعید بن الحرث بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور السائب بن الحرث بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم اور عمیر بن رئاب بن حذیفہ بن مہشم بن سعید بن سہم اور محمیہ بن الجزوان کا حلیف جو بنی زبید میں سے تھا۔

اور بنی عدی بن کعب میں سے پانچ آدمی معمر بن عبداللہ بن فضلۃ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبیدہ بن عویج بن عدی اور عروۃ ابن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی اور عدی بن نضلۃ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی اور ان کا بیٹا نعمان بن عدی اور عامر بن ربیعۃ الخطاب والوں کا حلیف جو غز بن وائل میں سے تھا اور ان کے ساتھ ان کی بیوی لیلیٰ بنت ابی حثمہ بن غانم۔

اور بنی عامر بن لوئی میں سے آٹھ شخص ابو سبرہ بن ابی رہم بن عبدالعزیٰ ابن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور ان کے ساتھ ان کی بیوی ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور عبداللہ بن مخرمہ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور سلیط بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور ان کے بھائی السکران ابن عمرو اور

ان کے ساتھ ان کی بیوی سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور مالک بن ربیعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور ان کے ساتھ ان کی بیوی عمرہ بنت السعدی بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور ابو حاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر اور سعد بن خولہ ان کا حلیف۔

ابن ہشام نے کہا۔ سعد بن خولہ یمن والوں میں سے تھا۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ بنی الحرث بن فہر میں سے آٹھ شخص ابوعبیدہ بن الجراح جن کا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن الحرث تھا اور سہیل بن بیضاء جن کا نام سہیل بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن ضبہ بن الحرث تھا لیکن ان کی ماں کا نام ان کے نسب پر غالب آ گیا اور وہ ماں ہی کی جانب منسوب ہوتے ہیں اور ان کی ماں کا نام رعد بنت جحدم ابن امیہ ظرب بن الحرث بن فہر تھا اور بیضاء کے نام سے پکاری جاتی تھیں اور عمرو بن ابی سرح بن ربیعۃ بن ہلال بن اہیب بن ضبۃ بن الحرث اور عیاض ابن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبۃ بن الحرث بعض کہتے ہیں کہ ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ اور عمرو بن الحرث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ ابن ہلال بن مالک بن ضبہ بن الحرث اور عمرو بن عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال ابن مالک ابن ضبہ بن الحرث اور سعد بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن الحرث اور الحرث بن عبد قیس بن فہر بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن الحرث بن فہر۔

پس وہ مسلمان جنہوں نے ہجرت کی اور سرزمین حبشہ میں پہنچ گئے ان بچوں کے سوا جن کو وہ اپنے ساتھ لے کر گئے تھے اور کمسن تھے اور ان بچوں کے سوا جو وہیں پیدا ہوئے سب تراسی شخص تھے۔ اگر عمار بن یاسر کو بھی انہیں میں شمار کیا جائے حالانکہ ان کے متعلق شک ہے (کہ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی یا نہیں)۔

حبشہ کی جانب ہجرت کے متعلق جو شعر کہے گئے

سرزمین حبشہ میں جو شعر کہے گئے ان کی تفصیل یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے سرزمین حبشہ میں امن پایا اور نجاشی کے پڑوس کو قابل ستائش دیکھا اور کسی سے خوف کئے بغیر انہوں نے اللہ کی عبادت کی اور وہ وہاں پہنچے تو نجاشی نے ان کے ساتھ پڑوس کا اچھا حق ادا کیا تو عبداللہ بن الحرث بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم نے یہ شعر کہے۔

يَا رَاكِبًا بَلِّغًا عَنِّيْ مُغَلْغَلَةً   مَنْ كَانَ يَرْجُوْ بَلَاغَ اللّٰهِ وَالدِّيْنِ

اے مسافر میری جانب سے ان لوگوں کو پیام پہنچا دے جو خدائی احکام اور دین کے مکمل ہونے کے آرزومند ہیں۔

كُلُّ امْرِئٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مُضْطَهِدٍ ۔ بِبَطْنِ مَكَّةَ مَقْهُوْرٍ وَ مَفْتُوْنِ

اللہ کے بندوں میں سے ہر اس شخص کو میرا پیام پہنچا دے جو وادی مکہ میں مجبور۔ مغلوب اور بلاؤں میں گرفتار ہے۔

اَنَّا وَجَدْنَا بِلَادَ اللّٰهِ وَاسِعَةً ۔ تُنْجِی مِنَ الذُّلِّ وَالْمَخْزَاةِ وَالْهُوْنِ

کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے شہروں کو وسیع پایا ہے جو اہانت' ذلت اور رسوائی سے چھڑاتے ہیں۔

فَلَا تُقِيْمُوْا عَلٰى ذُلِّ الْحَيَاةِ وَخِز ۔ يِ فِي الْمَمَاتِ وَعَيْبٍ غَيْرِ مَاْمُوْنِ

پس زندگی اور موت کی ذلت' رسوائی اور بے امنی کے عیب میں نہ پڑے رہو۔

اِنَّا تَبِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاطَّرَحُوْا ۔ قَوْلَ النَّبِيِّ وَعَالُوْا فِي الْمَوَازِيْنِ

ہم نے تو اللہ کے رسول کی پیروی اختیار کی اور انہوں نے نبی کی بات کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور حقوق کی ادائی میں خیانت کی۔

فَاجْعَلْ عَذَابَكَ فِي الْقَوْمِ الَّذِيْنَ بَغَوْا ۔ وَعَائِذٌ بِكَ اَنْ يَعْلُوْا فَيُطْغُوْنِيْ

(یا اللہ) جن لوگوں نے سرکشی کی ہے ان پر اپنا عذاب نازل فرما۔ ایک پناہ کا طالب تیری پناہ مانگتا ہے اس بات سے کہ یہ لوگ سربلند ہوں اور مجھے بھی سرکش بنا دیں۔

قریش نے اپنی بستیوں سے جن مسلمانوں کو نکال دیا ان کا بیان اور اپنی قوم کے بعض افراد سے ناراضی ظاہر کرتے ہوئے۔ عبداللہ بن الحرث نے یہ بھی کہا ہے۔

اَبَتْ كَبِدِيْ لَا اُكْذِبَنْكَ قِتَالَهُمْ ۔ عَلَيَّ وَتَابَاهُ عَلَيَّ اَنَامِلِيْ

میں تجھ سے جھوٹ نہیں کہوں گا ان سے جنگ کرنے سے میرا دل بھی انکار کرتا ہے۔ اور میری انگلیاں بھی انکار کرتی ہیں۔

وَكَيْفَ قِتَالِيْ مَعْشَرًا اَدَّبُوْكُمْ ۔ عَلَى الْحَقِّ اَنْ لَا تَاْشُبُوْهُ بِبَاطِلِ

میری جنگ ایسے لوگوں سے کیسے ہو سکتی ہے جنہوں نے تمہیں تعلیم دی کہ حق پر رہو اور اس کو باطل سے غلط ملط نہ کرو۔

نَفَتْهُمْ عِبَادُ الْجِنِّ مِنْ حُرِّ اَرْضِهِمْ ۔ فَاَضْحَوْا عَلٰى اَمْرٍ شَدِيْدِ الْبَلَابِلِ

جنوں کی پوجا کرنے والوں نے انہیں ان کی قابل عظمت سرزمین سے بے خانماں کر دیا جس

کے سبب سے وہ سخت رنج والم میں مبتلا ہو گئے۔

فَإِنْ تَكُ كَانَتْ فِيْ عَدِيٍّ اَمَانَةٌ　　عَدِيِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ تُقًى اَوْتَوَاصُلِ

بنی عدی۔وہ بنی عدی جو سعد کی اولاد ہیں اگر ان میں خوف خدا کے سبب سے یا قرابت کے میل ملاپ کی وجہ سے کوئی دیانت رہی ہوتی۔

فَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنَّ ذٰلِكَ فِيْكُمْ　　بِحَمْدِ الَّذِىْ لَا يُطَّبٰى بِالْجَعَائِلِ

تو مجھے امید ہوتی کہ ضرور یہ صفت تم میں بھی ہوگی۔اور اس ذات کا شکرادا کرتا جس سے کسی مزدوری کے معاوضے میں استدعا نہیں کی جاسکتی۔

وَ بُدِّلْتُ شِبْلاً شِبْلَ كُلِّ خَبِيْثَةٍ　　بِذِىْ فَجَرٍ مَاْوَى الضِّعَافِ الْاَرَامِلِ

خبیث عورتوں کے بچوں کے بجائے مجھے ایسے جوان مرد دے گئے ہیں جوسخی اور کمزور بیواؤں کی پناہ گاہ ہیں۔

اور عبداللہ بن الحرث نے یہ بھی کہا ہے۔

تِلْكَ قُرَيْشٌ تَجْحَدُ اللّٰهَ حَقَّهٗ　　كَمَا جَحَدَتْ عَادٌ وَمَدْيَنُ وَالْحِجْرُ

قریش کی حالت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حق سے انکار کرتے ہیں جس طرح عاد و مدین و حجر والوں نے انکار کیا (اور تباہ ہوئے)۔

فَإِنْ اَنَا لَمْ اُبْرِقْ فَلَا يَسَعَنَّنِىْ　　مِنَ الْاَرْضِ بَرٌّ ذُوْ فَضَاءٍ وَلَا بَحْرُ

پس اگر میں (انجاموں کی سزاؤں سے) نہ ڈروں تو مجھے نہ زمین کے فضا والے میدانوں میں (رہنے کے لئے) جگہ ملے گی اور نہ سمندر میں۔

بِاَرْضٍ بِهَا عَبْدُالْاِلٰهِ مُحَمَّدٌ　　اُبَيِّنْ مَا فِى النَّفْسِ اِذَا بَلَغَ النَّقْرُ

اس سرزمین جس میں خدا کا بندہ محمد (ﷺ) موجود ہے جب بحث کا موقع آ گیا ہے تو جو کچھ میرے دل میں ہے وہ صاف صاف بیان کر دیتا ہوں۔

عبداللہ بن الحرث پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ان کے اس شعر کی وجہ سے (جس میں ابرق کا لفظ انہوں نے استعمال کیا ہے) ان کا نام مبرق مشہور ہو گیا۔

امیہ بن خلف بن وہب بن حذافۃ بن جمح جو عثمان بن مظعون کا چچیرا بھائی تھا اور ان کے اسلام کی وجہ سے انہیں تکلیف دیا کرتا تھا اور اس زمانے میں وہ اپنی قوم میں اعلیٰ رتبے والا تھا۔اس پر غصے ہوتے ہوئے عثمان بن مظعون نے کہا ہے۔

اَتَیْمَ بْنَ عَمْرٍ لِلَّذِیْ جَاءَ بِغْضَۃً وَمِنْ دُوْنِہِ الشَّرْمَانِ وَالْبُرْكُ اَكْتَعُ

اے بنی تیم بن عمرو! اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو دشمنی رکھتا ہے حالانکہ اس کے (اور میرے) درمیان کھاری پانی اور میٹھے پانی کے سمندر اور بیٹھے ہوئے تمام اونٹ ہیں۔

(یعنی اس کے اور میرے درمیان اتنی مسافت ہے کہ اس کے طے کرنے کے لئے اونٹوں پر خشکی کا سفر کرنا اور میٹھے پانی کے دریاؤں کو کشتی سے پار کرنا اور کھاری پانی کے سمندر کو جہازوں سے طے کرنا ہے) یا اس کے اور میرے درمیان شرماں اور برک (نامی دونوں مقام) ہیں۔

اَاَخْرَجْتَنِیْ مِنْ بَطْنِ مَكَّۃَ آمِنًا وَاَسْكَنْتَنِیْ فِیْ صَرْحٍ بَیْضَاءَ تُقْذَعُ

کیا تو نے امن حاصل کرنے کے لئے وادی مکہ سے مجھے نکال باہر کیا اور بڑی بڑی سفید قابل نفرت عمارتوں میں رہنے پر مجھے تو نے مجبور کیا۔

تَرِیْشُ نِبَالاً لَا یُوَاتِیْكَ رَیْشُہَا وَتَبْرِیْ نِبَالاً رِیْشُہَا لَكَ اَجْمَعُ

تو ایسے تیروں کو درست کرتا ہے جن کا درست کرنا تیرے لئے موافق نہیں اور تو ان تیروں کو کاٹ ڈالتا ہے۔جن کی درستی تیرے لئے سراسر نفع بخش ہے۔

وَحَارَبْتَ اَقْوَامًا كِرَامًا اَعِزَّۃً وَاَہْلَكْتَ اَقْوَامًا بِہِمْ كُنْتَ تَفْزَعُ

تو نے شریف اور عزت دار لوگوں سے جنگ چھیڑ رکھی ہے اور ان لوگوں کو تو نے برباد کر دیا جن کی تو پناہ لیا کرتا تھا۔

سَتَعْلَمُ اِنْ نَابَتْكَ یَوْمًا مُلِمَّۃٌ وَاَسْلَمَكَ الْاَوْبَاشُ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ

جب تجھ پر کبھی کوئی آفت آ جائے گی اور کمزور اغیار تیری امداد سے دست کش ہو جائیں گے تو اس وقت تجھ کو معلوم ہوگا کہ تو کیا کرتا تھا۔

(یعنی تیرے یہ کام اچھے تھے یا برے)

تیم بن عمرو جس کو عثمان نے مخاطب کیا ہے وہ جمح ہے۔اس کا نام تیم تھا۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ جب قریش نے دیکھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی سرزمین حبشہ میں مطمئن اور بے خوف ہو گئے اور انہوں نے وہاں گھر بھی پا لیا اور چین بھی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان لوگوں کے متعلق خود اپنے میں سے قریش کے دو مستقل مزاج شخصوں کو نجاشی کے پاس (اس لئے) روانہ کریں کہ وہ انہیں ان کے حوالے کر دے ان کے دینی معاملوں میں یہ انہیں مصیبتوں میں مبتلا کریں اور انہیں ان کے گھروں سے نکال باہر کریں جن میں انہیں اطمینان اور امن حاصل ہو گیا تھا۔اس لئے انہوں نے عبداللہ

ابن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص بن وائل کو بھیجا نجاشی اور اس کے وزیروں کے واسطے ان دونوں کے ساتھ روانہ کرنے کے لئے بہت سے ہدیے جمع کئے اور ان لوگوں کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے ان دونوں کو اس کے پاس روانہ کیا۔ ابو طالب نے جب ان کی اس رائے اور ان ہدیوں کے متعلق غور کیا جو ان دونوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے تو نجاشی کو پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کی حفاظت پر آمادہ کرنے کے لئے یہ اشعار کہے۔

اَلَا لَيْتَ شِعْرِىْ كَيْفَ فِي النَّأْيِ جَعْفَرٌ وَعَمْرٌو وَ اَعْدَاءُ الْعَدُوِّ الْاَقَارِبُ

اے کاش مجھے کوئی خبر ملتی کہ جعفر اور عمرو اور دشمنوں کے دشمن یعنی قریب کے لوگ دور پڑے ہوئے کس حالت میں ہیں۔

فَهَلْ نَالَ اَفْعَالُ النَّجَاشِيِّ جَعْفَرًا وَاَصْحَابَهٗ اَوْعَاقَ ذٰلِكَ شَاغِبُ

کیا نجاشی کے حسن سلوک نے جعفر اور ان کے ساتھیوں کو (اپنا مطلوب سمجھ کر حاصل کر لیا یا کسی شر انگیز نے اس میں کوئی رکاوٹ ڈال دی۔

تَعَلَّمْ اَبَيْتَ اللَّعْنَ اَنَّكَ مَاجِدٌ كَرِيْمٌ فَلَا يَشْقٰى لَدَيْكَ الْمُجَانِبُ

اللہ تعالیٰ آپ کو (برے کاموں اور اس کے سبب سے) بدنامی سے بچائے۔ یہ بات یاد رہے کہ آپ کی ہستی عظمت اور شرافت والی ہستی ہے' آپ کے پاس آپ کے سایہ میں پناہ لینے والے کو محرومی نہ نصیب ہونا چاہئے۔

تَعَلَّمْ بِاَنَّ اللّٰهَ زَادَكَ بَسْطَةً وَاَسْبَابَ خَيْرٍ كُلُّهَا بِكَ لَازِبُ

آپ کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی فضیلت دی ہے اور بھلائی کے تمام ذریعے آپ کو حاصل ہیں۔

وَاَنَّكَ فَيْضٌ ذُوْسِجَالٍ غَزِيْرَةٍ يَنَالُ الْاَعَادِىْ نَفْعَهَا وَالْاَقَارِبِ

اور یہ بھی (آپ کو معلوم ہونا چاہئے) کہ آپ کی ذات لب ریز ڈولوں والا (سخاوت کا) ایک دریا ہے جس سے دشمن اور دوست دونوں فیض پاتے ہیں۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ مجھ سے محمد بن مسلم زہری نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابن الحرث بن ہشام المخزومی سے روایت بیان کی اور انہوں نے محل نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ بنت ابی امیۃ بن المغیرہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ جب ہم سرزمین حبشہ میں اترے تو وہاں ہمیں نجاشی کا بہترین پڑوس مل گیا اور ہمیں ہمارے دین میں امن نصیب ہوا اور ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے نہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچا تا تھا

اور نہ ہم کوئی بری بات سنتے تھے۔ اور جب اس حالت کی اطلاع قریش کو ہوئی تو انہوں نے آپس میں مشورے کئے کہ ہمارے بارے میں نجاشی کے پاس اپنے دو مستقل مزاج آدمیوں کو روانہ کریں اور نجاشی کے پاس مکہ کے سامان میں سے نایاب سمجھی جانے والے چیزیں بطور ہدیہ کے روزنہ کریں مکہ سے حبشہ کو جانے والی چیزوں میں سے بہترین دباغت کئے ہوئے چمڑے تھے۔ انہوں نے اس کے لئے بہت سے چمڑے اکھٹے کئے اور انہوں نے اس کے وزیروں میں سے کسی وزیر کو نہیں چھوڑا جس کے لئے ہدیہ نہ بھیجا ہو انہوں نے اس کو عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو ابن العاص کے ساتھ روانہ کیا اور ان دونوں کو احکام دیے اور ان سے کہہ دیا کہ نجاشی سے ان کے متعلق گفتگو کرنے سے پہلے ہر ایک وزیر کو اس کا ہدیہ پہنچا دو اور اس کے بعد نجاشی کے پاس اس کے ہدیے پیش کرو۔ اور اس کے بعد اس سے استدعا کرو کہ ان لوگوں سے گفتگو کرنے سے پہلے ان کو تمہارے حوالے کردے۔ لہٰذا وہ دونوں چلے اور نجاشی کے پاس پہنچے جب کہ ہم اس کے پاس بہترین جگہ اور بہترین ہمسایہ میں تھے۔ نجاشی سے گفتگو کرنے سے پہلے انہوں نے اس کے وزیروں میں سے ہر ایک وزیر کے پاس اس کا ہدیہ پہنچایا اور ان میں سے ہر ایک وزیر سے کہا کہ ہم میں کے چند کم عمر بے وقوف چھوکروں نے اپنی قوم کا دین بھی اختیار نہیں کیا ہے بلکہ ایک نیا دین ایجاد کیا ہے جس سے نہ ہم واقف ہیں نہ تم۔ انہوں نے (تمہارے) بادشاہ کے ملک میں پناہ لی ہے۔ ان کے متعلق ہم نے بادشاہ کے پاس اپنی قوم کے معززین بھیجے ہیں تا کہ وہ انہیں ان کے حوالے کردے۔ اس لئے جب ہم بادشاہ سے ان کے متعلق گفتگو کریں تو تم بادشاہ کو یہ مشورہ دینا کہ وہ انہیں ہمارے حوالے کردے اور ان سے گفتگو نہ کرے۔ کیونکہ شرافت کے لحاظ سے ان کی قوم ان پر برتری رکھتی ہے اور جو الزام انہوں نے ان پر لگایا ہے اس سے وہ خوب واقف ہیں۔ آخر انہوں نے ان سے کہا۔ بہت اچھا پھر ان دونوں نے اپنے ہدیے نجاشی کے پاس پیش کئے اور اس نے ان کے وہ ہدیے قبول کر لئے۔ پھر انہوں نے اس سے گفتگو کی اور اس سے کہا۔ اے بادشاہ! ہم میں کے چند کم سن بے وقوف چھوکروں نے اپنی قوم کے دین سے علیٰحدگی اختیار کی ہے اور وہ آپ کے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے ہیں اور ایک نیا دین ایجاد کیا ہے جس کو نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ۔ اور ہم نے آپ کے پاس ان کے متعلق ان کی قوم کے معززین کو بھیجا ہے جن میں ان کے باپ۔ چچا اور ان کے لوگ ہیں تا کہ آپ انہیں ان کے پاس واپس روانہ کردیں۔ کیوں کہ وہ شرافت کے لحاظ سے ان پر برتری رکھتے ہیں اور جو الزام انہوں نے ان پر لگایا ہے اور جس چیز کے متعلق وہ ان سے خفا ہیں اس کو وہ خوب جانتے ہیں۔ ام سلمہ نے فرمایا کہ عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص کو اس بات سے زیادہ کوئی چیز ناپسند نہ تھی کہ نجاشی مسلمانوں کی گفتگو سنے۔ ام سلمہ نے فرمایا کہ اس کے بعد اس کے ان وزیروں نے جو اس

کے گرد موجود تھے کہا کہ اے بادشاہ! ان دونوں نے سچ کہا کہ ان کی قوم شرافت کے لحاظ سے ان پر برتری رکھتی ہے اور جو الزام انہوں نے ان پر لگایا ہے اس سے وہ خوف واقف ہیں لہٰذا انہیں ان دونوں کے سپرد کر دیجئے کہ وہ انہیں ان کے وطن اور ان کی قوم کے پاس واپس پہنچا دیں۔ محترمہ نے فرمایا کہ اس بات پر نجاشی غصے ہوا اور کہا نہیں! خدا کی قسم!! (جب ایسی حالت ہے) تو میں انہیں ہرگز ان دونوں کے سپرد نہیں کروں گا اور نہ ایسا ارادہ ان لوگوں کے متعلق کیا جا سکتا ہے جنہوں نے میرا پڑوس اختیار کیا ہے اور میری سرزمین میں بطور مہمان کے آئے ہیں اور (چونکہ) میرے سوا دوسروں کو چھوڑ کر انہوں نے مجھے (ہی) منتخب کیا ہے اس لئے میں انہیں بلاؤں گا اور ان دونوں نے ان کے متعلق جو کچھ کہا ہے اس کی نسبت ان سے دریافت کروں گا۔ پھر اگر ان کی حالت ویسی ہی ہو جیسا کہ یہ دونوں کہہ رہے ہیں تو میں انہیں ان کے حوالے کروں گا۔ اور انہیں ان کی قوم کی طرف واپس کر دوں گا اور اگر ان کی حالت اس کے خلاف ہو تو میں ان لوگوں سے ان کی حفاظت کروں گا جب تک کہ وہ میرے پڑوس میں رہیں۔ میں ان کے پڑوس کا حق اچھی طرح ادا کروں گا۔ جناب ام سلمہ نے فرمایا کہ اس کے بعد اس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابیوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ جب ان لوگوں کے پاس کا بھیجا ہوا آدمی پہنچا یہ سب ایک جگہ جمع ہوئے اور ان میں کے بعض نے بعض سے کہا کہ جب تم اس کے پاس پہنچو گے تو آخر اس سے کیا کہو گے۔ انہوں نے کہا۔ واللہ ہم وہی کہیں گے جو ہمارے نبی نے ہمیں تعلیم دی ہے اور جن باتوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا ہے۔ اس میں چاہے جو ہونا ہو ہو جائے پھر جب یہ وہاں پہنچے دیکھا کہ نجاشی نے اپنے علماء کو بھی بلا لیا ہے اور اس کے گرد انہوں نے اپنے صحیفے کھلے رکھے ہیں۔ اس نے ان سے سوالات شروع کئے۔ اس نے کہا اس دین کی حقیقت کیا ہے جس میں داخل ہو کر تم نے اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور تم نہ تو میرے دین میں داخل ہوئے ہو اور نہ ان موجودہ دینوں میں سے کسی دین میں شامل ہو۔ محترمہ نے فرمایا کہ اب جس نے اس سے گفتگو شروع کی وہ جعفر بن ابی طالب تھے انہوں نے اس سے کہا۔ اے بادشاہ! ہماری قوم کی یہ حالت تھی کہ ہم سب جاہل تھے' بتوں کی پوجا کرتے۔ مردار کھاتے۔ برے کاموں کے مرتکب ہوتے۔ رشتے ناتے توڑ دیتے۔ پڑوس سے برا سلوک کرتے اور ہم میں کا قوی کمزور کو کھا جاتا تھا۔ یہ ہماری حالت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جانب ہمیں میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جس کے نسب' سچائی' امانت اور پاک دامنی کو ہم سب جانتے ہیں۔ اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی جانب (یہ) دعوت دی کہ ہم اسے یکتا مانیں اور اس کی عبادت کریں۔ ہم اور ہمارے بزرگوں نے اس کو چھوڑ کر پتھروں اور بتوں کی جو پوجا اختیار کر رکھی تھی اس کو چھوڑ دیں۔ اس رسول نے ہمیں سچی بات' امانت کی ادائی' رشتہ داروں سے تعلقات کے قائم رکھنے' پڑوسیوں سے نیک سلوک کرنے' حرام

باتوں اور قتل وخون ریزی سے باز رہنے کا حکم فرمایا اور ہمیں بری باتوں' جھوٹ بولنے' یتیم کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع فرمایا۔اس نے ہمیں حکم دیا کہ خدائے یکتا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔اس نے ہمیں نماز' زکوٰۃ اور روزوں کا حکم دیا۔محترمہ نے فرمایا غرض انہوں نے اس کے سامنے تمام اسلام کے احکام بیان کردیئے اور کہا پس ہم نے اس کی تصدیق کی اور اس پر ایمان لائے۔وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے لایا ہم نے اس کی پیروی کی۔پس ہم نے خدائے یکتا کی عبادت کی۔کسی کو اس کا شریک نہیں بنایا اور ان تمام چیزوں کو حرام جانا جو ہم پر حرام کی گئیں اور ان چیزوں کو حلال جانا جو ہم پر حلال کی گئیں تو ہماری قوم نے ہم پر ظلم وزیادتی کی اور انہوں نے ہمیں تکلیفیں پہنچائیں اور ہمیں دین کے متعلق مصیبتوں میں مبتلا کیا تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے پھیر کر بتوں کی پوجا کی جانب لوٹائیں اور تاکہ ہم ان تمام بری چیزوں کو حلال سمجھ لیں جن کو ہم حلال سمجھا کرتے تھے۔جب ان لوگوں نے ہم کو مجبور کیا اور ظلم ڈھائے اور ہمارے لئے زندگی کا میدان تنگ کردیا اور ہمارے دین کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے لگے تو ہم آپ کے ملکوں کی جانب نکل آئے اور ہم نے آپ کو آپ کے سوا دوسرے لوگوں پر ترجیح دی اور آپ کی ہمسائیگی کی جانب ہمیں رغبت ہوئی اور اے بادشاہ! ہمیں امید ہوئی کہ آپ کے پاس ہم پر ظلم نہ ہوگا۔جناب ام سلمہ نے فرمایا۔تو ان سے نجاشی نے کہا کہ کیا اس کلام میں سے کچھ تمہارے ساتھ ہے جس کو وہ اللہ کے پاس سے لایا ہے۔محترمہ نے فرمایا کہ جعفر نے اس سے کہا ہاں! نجاشی نے ان سے کہا وہ مجھ پڑھ کر سناؤ۔محترمہ نے فرمایا کہ انہوں نے اس کو کٓھٰیٰعٓصٓ کا ابتدائی حصہ پڑھ کر سنایا۔جناب ام سلمہ نے فرمایا کہ واللہ پھر تو نجاشی رو پڑا یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی تربتر ہوگئی اور جب اس کے علماء نے ان کے آگے پڑھا ہوا کلام سنا تو وہ بھی (ایسا) روئے کہ ان کے صحیفے بھیگ گئے پھر نجاشی نے کہا۔بے شک یہ چیز اور وہ چیز جو عیسیٰ لائے تھے ایک ہی طاق سے نکلی ہوئی روشنی ہے تم دونوں چلے جاؤ۔نہیں واللہ انہیں تمہارے حوالے نہیں کروں گا اور نہ ان کے متعلق ایسا ارادہ کیا جائے گا۔محترمہ نے فرمایا کہ جب وہ دونوں اس کے پاس سے نکل گئے تو عمرو بن العاص نے کہا کہ واللہ! کل میں اس کے پاس ان لوگوں کے متعلق ایسی چیز پیش کروں گا کہ اس کے ذریعے ان لوگوں کی جماعت کو جڑ سے اکھیڑ ڈالوں گا۔جناب ام سلمہ نے فرمایا کہ عبداللہ بن ابی ربیعہ نے جو ہمارے متعلق ان دونوں میں زیادہ خوف خدا رکھنے والا تھا کہا ایسا نہ کرنا کیونکہ ان لوگوں سے ہمارا رشتہ ہے اگرچہ انہوں نے ہماری مخالفت کی ہے۔اس نے کہا واللہ میں اسے اس بات کی خبر دوں گا کہ ان لوگوں کا عقیدہ عیسیٰ بن مریم کے بارے میں یہ ہے کہ وہ ایک بندے تھے۔محترمہ نے فرمایا کہ دوسرے روز سویرے وہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور اس سے کہا اے بادشاہ! یہ لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

کے بارے میں ایک بڑی بات کہتے ہیں آپ نے انہیں بلوائیے اور ان سے دریافت کیجئے کہ وہ ان کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ جناب ام سلمہ نے فرمایا کہ اس نے ان کو بلوا بھیجا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان سے دریافت کرے۔ محترمہ نے فرمایا کہ ایسی آفت ہم پر کبھی نہیں آئی تھی۔ سب کے سب جمع ہوئے اور بعض نے بعض سے کہا کہ آخر عیسیٰ بن مریمؑ کے متعلق جب وہ تم سے سوال کرے گا تو تم ان کے متعلق کیا کہو گے۔ انہوں نے کہا واللہ ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے کہا ہے اور جو ہمارے نبی ہمارے پاس لائے ہیں۔ اس میں چاہے جو بھی ہو۔ فرمایا کہ جب یہ لوگ اس کے پاس گئے۔ اس نے ان سے کہا عیسیٰ بن مریم کے متعلق تم لوگ کیا کہتے ہو۔ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب نے کہا۔ ہم ان کے متعلق وہی کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ ہمارے پاس لائے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اس نے کنواری مریم کی جانب ڈال دیا۔ فرمایا کہ پھر تو نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور زمین سے ایک تنکا اٹھا لیا اور کہا واللہ! جو کچھ تم نے کہا اس سے اس تنکے کے برابر بھی عیسیٰ بن مریم زیادہ نہیں۔ فرمایا۔ جب نجاشی نے ایسے اہم الفاظ کہہ دیئے تو جو علماء اس کے گرد بیٹھے ہوئے تھے وہ ناک سے آوازیں نکالنے لگے (یعنی ناراضی ظاہر کی) تو نجاشی نے کہا خواہ تم ناک سے آوازیں نکالو (ناخوشی کا اظہار کرو) یا کچھ اور واللہ! تم چلے جاؤ۔ فَاَنْتُمْ شُيُوْمٌ بِاَرْضِی۔ تم میری سرزمین میں ''شیوم'' ہو'' شیوم'' کے معنی آمنون کے ہیں۔ بے خوف ہو جو تم کو برا بھلا کہے اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر اس نے کہا جو تم کو برا بھلا کہے اس سے بدلہ لیا جائے گا پھر اس نے کہا جو تم کو برا بھلا کہے اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ '' مَااُحِبُّ اَنَّ لِی دَبْراً مِنْ ذَهَبٍ '' مجھے اس کی خواہش نہیں کہ مجھے ایک سونے کا پہاڑ مل جائے۔

ابن ہشام نے کہا۔ بعض نے دبرا من ذھب کہا اور بعض نے ''فانتم سیوم وانی آذیت رجلا منکم '' کے الفاظ روایت کئے ہیں۔ تم بے خوف ہو میں نے تم میں کے بعضوں کو تکلیف دی۔ دبر کے معنی زبان حبشہ میں جبل یعنی پہاڑ کے ہیں۔ ان دونوں کے ہدیے انہیں واپس کر دو مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا کی قسم! جب اللہ نے میری حکومت مجھے واپس دی تو مجھ سے اس نے کوئی رشوت نہیں لی کہ میں اس کے متعلق کوئی رشوت لوں اور اس نے لوگوں کو (بے عقلی کے ساتھ) میرا مطیع نہیں بنایا کہ میں اللہ کے متعلق (بے سمجھے بوجھے) ان لوگوں کی اطاعت کروں۔ ام المومنین نے فرمایا کہ پھر تو وہ دونوں اس کے پاس سے ملول یا ناراض ہو کر نکلے اور انہوں نے جو پیش کیا تھا وہ انہیں واپس کر دیا گیا اور ہم اس کے پاس بہترین پڑوس میں رہنے لگے۔ فرمایا کہ واللہ ہم اسی حالت میں تھے کہ ایکا ایکی ایک حبشی نجاشی کی مخالفت پر اتر آیا اور اس کی حکومت سے کشمکش کرنے لگا۔ فرمایا واللہ میں نے اپنے لوگوں کو اس وقت سے زیادہ رنجیدہ

کبھی نہیں دیکھا تھا۔اس ڈر سے کہ کہیں اس شخص نے نجاشی پر غلبہ پالیا تو ایسا شخص آئے گا۔جو ہمارے وہ حقوق نہ سمجھے گا جو نجاشی سمجھتا تھا۔فرمایا کہ پھر نجاشی اس کے مقابلے کے لئے چلا اور ان دونوں کے درمیان دریائے نیل کا عرض تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا کون ایسا ہے جو باہر نکلے اور ان لوگوں کے واقعات کا مشاہدہ کر کے ہمیں آکر خبر دے۔فرمایا کہ زبیر بن العوام نے کہا کہ میں (اس کام کو انجام دیتا ہوں)۔ان لوگوں نے کہا تم (یہ کام کرو گے)۔اور وہ سب سے زیادہ کمسن تھے فرمایا کہ سب نے ان کے لئے ایک مشک میں ہوا بھر دی۔انہوں نے اس کو اپنے سینے کے نیچے رکھا اور اس پر تیرتے چلے یہاں تک کہ نیل کے اس کنارے پر پہنچے جہاں ان لوگوں کے ملنے کی جگہ تھی۔پھر وہ ان کے پاس پہنچے۔فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے تھے کہ نجاشی اپنے دشمن پر غلبہ پائے اور اپنے ممالک میں اس کو پوری قدرت حاصل رہے فرمایا واللہ ہم اسی حالت میں ہونے والی بات کے منتظر تھے کہ ایکا ایکی زبیر نکلے اور وہ دوڑتے چلے آرہے تھے اور اپنی چادر سے اشارہ کر رہے تھے کہ خوش ہو جاؤ کہ نجاشی نے فتح پائی اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو برباد کر دیا اور اس کو اس کے ملکوں میں اقتدار حاصل ہو گیا۔فرمایا واللہ! میں نے اپنے لوگوں کی اس وقت کی سی خوشی بھی کبھی نہیں دیکھی۔فرمایا اس کے بعد نجاشی ایسی حالت میں واپس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دشمن کو برباد کر ڈالا تھا اور اس کو اس کے ملکوں میں پورا اقتدار حاصل ہو گیا اور حکومت حبشہ اس کے لئے مستحکم ہو گئی اور ہم اس کے پاس بڑی عزت سے رہے۔یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبکہ آپ مکہ میں تھے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں زہری نے کہا کہ میں نے عروۃ بن زبیر سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ام سلمہ کی روایت سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ کیا تمہیں خبر ہے کہ نجاشی کے قول ''جب اللہ نے میری حکومت مجھے واپس دی تو مجھ سے اس نے کوئی رشوت نہیں لی کہ میں اس کے متعلق کوئی'''رشوت لوں اور اس نے لوگوں کو''' (بے عقلی کے ساتھ) میرا مطیع ''نہیں بنایا کہ میں اللہ کے متعلق''' (بے سمجھے بوجھے) ان لوگوں کی اطاعت کروں'' کے کیا معنی ہیں۔زہری نے کہا میں نے کہا۔نہیں۔انہوں نے کہا کہ ام المومنین عائشہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نجاشی کا باپ اپنی قوم کا بادشاہ تھا اور اس کو نجاشی کے سوا کوئی اولاد نہ تھی اور نجاشی کا ایک چچا تھا جس کے صلبی بارہ بیٹے تھے اور حبشیوں کی حکومت والے خاندان سے تھے تو حبشہ والوں نے آپس میں کہا کہ اگر ہم نجاشی کے باپ کو مار ڈالیں اور اس کے بھائی کو حکومت کا مالک بنائیں (تو بہتر ہوگا) کیونکہ اس کو بجز اس لڑکے کے اور کوئی اولاد نہیں اور اس کے بھائی کو اس کے صلبی بارہ لڑکے ہیں یہ اس کے بعد اس کی حکومت کے وارث ہوں گے تو حبشہ اس کے بعد بھی ایک زمانہ تک رہے گا آخر انہوں نے

نجاشی کے باپ پر دست درازی کی اور اس قتل کر ڈالا اور حکومت اس کے بھائی کے حوالے کی۔ چند روز اس حالت میں بھی گزرے اور نجاشی نے اپنے چچا کے ساتھ نشو ونما پائی اور وہ لوگوں میں بڑا ہوشیار اور بڑا عقلمند تھا اس نے اپنے چچا کے حالات پر غلبہ حاصل کر لیا اور ہر جگہ اپنے چچا کے ساتھ رہنے لگا اور حبشہ والوں نے اس کے اقتدار کو دیکھا تو آپ میں کہا واللہ! اس لڑکے نے تو اپنے چچا کے حالات پر قابو پا لیا ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ اسے ہم پر حاکم نہ بنا دے اور اگر اس نے اس کو ہم پر حاکم بنا دیا تو وہ ہم سب کو قتل کر ڈالے گا اسے معلوم ہے کہ ہم نے اس کے باپ کو قتل کیا ہے لہٰذا وہ سب مل کر اس کے چچا کے پاس گئے اور کہا یا تو اس چھوکرے کو قتل کر دو یا ہمارے درمیان سے نکال دو کیونکہ ہمیں اپنی جانوں کے بارے میں ڈر لگا ہوا ہے۔ اس نے کہا کم بختو! کل تم نے اس کے باپ کو قتل کیا اور آج میں اس کو قتل کر دوں۔ (اس کو قتل تو نہیں کر سکتا) بلکہ اس کو تمہارے ملکوں سے نکال دیتا ہوں۔ جناب عائشہ نے فرمایا کہ وہ اس کو لے کر بازار گئے اور تاجروں میں سے ایک تاجر کے ہاتھ چھ سو درہم میں بیچ ڈالا۔ وہ اس کو کشتی میں لے چلا یہاں تک کہ جب اس دن کی شام ہوئی تو خریف کے ابر میں سے ایک ابر کے ٹکڑے میں جوش پیدا ہوا اور اس کا چچا بارش کی طلب کے لئے اس کے نیچے گیا تو اس پر بجلی گری اور وہ ہلاک ہو گیا۔ ام المومنین نے فرمایا کہ پھر تو حبشہ والے اس کے لڑکوں کے لئے بے چین ہوئے تو معلوم ہوا کہ اس کے سب لڑکے احمق تھے۔ اس کی اولاد میں کوئی بھی بھلا چنگا صحیح دماغ والا نہ تھا آخر حکومت حبشہ میں فساد ہو گیا اور جب وہ اس حالت سے تنگ ہو گئے تو ان میں کے بعض نے بعض سے کہا کہ تم یہ سمجھ لو کہ واللہ! تمہارا بادشاہ جس کے بغیر تمہارے معاملوں کی درستی نہیں ہو سکتی وہی ہے جس کو تم نے سویرے بیچ ڈالا۔ اگر حبشہ کی حکومت کے لئے تمہیں کسی کی ضرورت ہے تو اس کو ڈھونڈ نکالو۔ فرمایا کہ پھر تو اس کی تلاش میں نکلے اور اس شخص کی تلاش کی گئی جس کے ہاتھ انہوں نے اس کو بیچا تھا یہاں تک کہ اسے ڈھونڈ نکالا اور اس سے لے لیا اور اس کو لا کر اس کے سر پر تاج رکھا اور تخت شاہی پر بٹھایا اور حکومت کی باگ اس کے ہاتھ میں دے دی۔ پھر ان کے پاس وہ تاجر آیا جس کے ہاتھ انہوں نے اس کو بیچا تھا۔ اس نے کہا یا تو میری رقم مجھے دے دو یا خود اسی سے اس معاملہ میں گفتگو کرنے دو۔ انہوں نے کہا کہ ہم تجھے کچھ رقم وغیرہ نہیں دیتے۔ اس نے کہا تب تو واللہ! میں خود اسی سے گفتگو کروں گا انہوں نے کہا جاؤ اسے پکڑو۔ فرمایا کہ وہ اس کے پاس آ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر کہا اے بادشاہ میں نے فلاں کو فلاں لوگوں سے بازار میں چھ سو درہم میں خریدا اور انہوں نے غلام کو میرے قبضے میں دیا۔ اور مجھ سے میرے درہم لئے۔ آخر جب میں اپنے غلام کو لے کر چلا' تو انہوں نے پھر مجھے پکڑ لیا اور مجھ سے میرے غلام کو لے لیا اور میرے درہم انہوں نے روک رکھے (واپس نہیں کئے) فرمایا آخر نجاشی نے اس سے کہا کہ اس کے درہم انہیں دے

دینا چاہیں ورنہ اس کا غلام اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دے گا اور وہ جہاں چاہے گا اس کو لے جائے گا۔ انہوں نے کہا نہیں ہم اس کے درہم اس کو دیں گے۔ فرمایا۔ اس لئے نجاشی کہتا ہے کہ جب اللہ نے میری حکومت مجھے واپس دی تو مجھ سے اس نے کوئی رشوت نہیں لی کہ میں اس کے متعلق کوئی رشوت لوں اور اس نے لوگوں کو (بے عقلی کے ساتھ) میرا مطیع نہیں بنایا کہ میں اللہ کے متعلق (بے سمجھے بوجھے) ان لوگوں کی اطاعت کروں۔ فرمایا کہ یہی اس کی پہلی بات تھی جس نے اس کی اپنے دین میں سختی اور اپنے احکام میں عدل وانصاف کی خبر دی۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ مجھ سے یزید بن رومان نے۔ عروۃ بن الزبیر سے اور انہوں نے عائشہ سے روایت بیان کی کہ آپ نے فرمایا جب نجاشی کا انتقال ہوا تو بیان کیا جاتا تھا کہ اس کی قبر پر نور نظر آیا کرتا تھا۔

حبشہ والوں کی نجاشی سے بغاوت

ابن اسحٰق نے کہا کہ مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ حبشہ کے لوگ جمع ہوئے اور نجاشی سے کہا کہ تو نے ہمارے دین سے علیٰحدگی اختیار کر لی ہے (اس لئے ہم تیری اطاعت نہیں کریں گے چنانچہ) انہوں نے اس سے بغاوت کی۔ فرمایا کہ اس نے جعفر اور ان کے ساتھیوں کو بلوا بھیجا اور ان کے لئے کشتیاں تیار کر دیں اور کہا کہ آپ سب ان میں سوار ہو جائیں اور اسی حالت میں ٹھہرے رہیں۔ اگر میں نے شکست کھائی تو آپ جہاں جی چاہے چلے جائیں اور وہاں پہنچ جائیں جہاں آپ چاہیں اور اگر میں نے فتح پائی تو آپ سب یہیں رہیں۔ پھر اس نے ایک کاغذ منگوایا اور اس میں لکھا کہ وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ عیسیٰ بن مریم اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم کی جانب ڈالا ہے۔ پھر اس نے اسے سیدھے بازو (کی طرف) قبا کے اندر رکھ لیا اور حبشہ کی جانب چلا اور وہ اس کے لئے صف بستہ ہو گئے۔ نجاشی نے کہا۔ اے گروہ حبشہ! کیا میں تم سب میں زیادہ حقدار نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ نجاشی نے کہا۔ پھر تم نے میری سیرت کیسی پائی۔ انہوں نے کہا بہترین۔ نجاشی نے کہا پھر تمہیں ہوا کیا ہے۔ انہوں نے کہا تو نے ہمارے دین سے علیحدگی اختیار کی ہے اور تو نے اس بات کا اعادہ کیا کہ عیسیٰ ایک بندہ ہے۔ نجاشی نے کہا۔ اچھا تم عیسیٰ کے متعلق کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ تو نجاشی نے (اشارے سے) کہا اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر قبا کے اوپر رکھا یعنی وہ اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ عیسیٰ بن مریمؑ اس سے زیادہ کچھ

نہیں ۔نجاشی کی مراد تو وہی تھی جو اس نے لکھا تھا۔ (اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اس نے ہمارے عقیدے کو تسلیم کر لیا لہٰذا وہ راضی ہو گئے اور واپس چلے گئے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی اور جب نجاشی کا انتقال ہوا تو آپ نے اس پر (غائبانہ) نماز پڑھی اور اس کی بخشش کی دعا فرمائی۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام اختیار کرنا

ابن اسحٰق نے کہا کہ جب عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ قریش کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے متعلق جس بات کے لئے وہ گئے تھے وہ نہیں ہوئی اور نجاشی نے انہیں اس طرح واپس کیا جسے وہ پسند نہ کرتے تھے اور عمر بن الخطاب نے بھی اسلام اختیار کر لیا جو ایسے شخص تھے کہ کسی کی کچھ مانتے نہ تھے اور اس کی پیٹھ پیچھے بھی کوئی ان کا قصد نہ کر سکتا تھا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ان کی وجہ سے اور حمزہ کی وجہ سے محفوظ ہو گئے یہاں تک کہ قریش پر انہیں غلبہ ہونے لگا۔عبداللہ بن مسعود کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ کعبۃ اللہ کے پاس نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ عمر نے اسلام اختیار کیا اور جب عمر نے اسلام اختیار کیا تو قریش سے جنگ کی آخر انہوں نے کعبۃ اللہ کے پاس نماز پڑھی اور ان کے ساتھ ہم نے بھی نماز پڑھی اور عمر کے اسلام اختیار کرنے (کا واقعہ) اصحاب رسول اللہ ﷺ کے حبشہ چلے جانے کے بعد کا ہے۔

ابن ہشام نے ہم سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے مسعر بن کدام نے سعد بن ابراہیم سے روایت بیان کی' انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ عمر کا اسلام ایک طرح کی فتح تھی اور ان کی ہجرت ایک قسم کی امداد تھی اور ان کا امیر ہونا ایک بڑی رحمت تھا۔ہم کعبۃ اللہ کے پاس نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ عمر نے اسلام اختیار کیا اور جب انہوں نے اسلام اختیار کیا تو قریش سے جنگ کی اور کعبۃ اللہ کے پاس نماز پڑھی اور ان کے ساتھ ہم نے بھی نماز پڑھی۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن الحرث بن عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ نے ۔عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی اور انہوں نے اپنی والدہ ام عبداللہ بنت ابی حثمہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ واللہ! ہم سرزمین حبشہ کی جانب سفر کرنے کو تھے اور عامر ہماری بعض ضرورتوں کے فراہم کرنے کے لئے گئے تھے کہ ایکا ایکی عمر بن الخطاب آ گئے اور میرے پاس کھڑے ہو گئے وہ حالت شرک ہی میں تھے۔ام عبداللہ نے کہا کہ ان کی طرف سے ہم پر ایذائیں اور سختیاں کی جاتیں اور ہم مصیبتوں میں مبتلا ہوا کرتے تھے۔ام عبداللہ نے کہا کہ عمر نے کہا اے ام عبداللہ! تو اب کوچ ہے۔ام عبداللہ نے کہا۔ میں نے کہا ہاں۔تم نے ہمیں تکلیفیں دیں اور ہمیں مجبور کر دیا واللہ! ہم اللہ کی زمین میں نکل جائیں گے تاکہ اللہ ہمیں